غل عرش پر فرشتوں میں ناگاہ یہ اُٹھا
اُٹھیں اور اُڑ کے دیکھیں ملک ماجرا ہے کیا
وہ آ رہا ہے دیکھئے اک بندہ خدا
انسان سے الگ ہے ملائک سے بھی جدا

اس کی نرالی دھج ہے عجب آن بان ہے
پیغمبروں کی اور اماموں کی شان ہے
عمامہ بھی سیاہ ہے کالی عبا بھی
کالا ہی دل ہے کالی ہی دل کی فضا بھی
کالا ہی اُس کے چہرے پہ نورِ خدا بھی
نورانیوں کے حق میں وہ کالی بلا بھی
چلتا ہے جبرئیل کے پر تولتا ہوا
اردو زبان میں عربی بولتا ہوا

انداز ہے عجیب تقدس مآب ہے
ہر وقت لب پہ ذکر عذاب و ثواب ہے
یوں پوچھیے تو خاک رہ بوتراب ہے
پر غور سے جو دیکھیے نیت خراب ہے

وہ جانتا ہے خود ہی تھے مشرقین بول
خود ہی حسن بول اور میں خود ہی حسین بول
یہ سن کے اک فرشتہ بڑھا اور کیا سلام
بعد از سلام پوچھا کہ والا گہر کا نام
نزلہ گرایا آپ نے تسبیح پر تمام
جب استخارہ کر گیا تب یوں کیا کلام

اسم حقیر بندہ کا نام میرا حسین ہے
ہندی ہوں اور شیعہ ہوں اور کام بین ہے

میں مجتہد ہوں قبلہ و کعبہ کہیں جسے
کھاتا ہوں شب و روز کا مربہ کہیں جسے
پیتا ہوں صبح اُٹھ کے خمیرہ کہیں جسے
پھر بھی وہ ہو گیا ہوں متقی کہیں جسے
کمزور کر دیا مجھے متعوں کے زور نے
پھر گت بنائی مدح صحابہ رض کے تبروں نے
جب کام چل نہ سکا کسی اور پیر سے
ملنے کو آیا ہوں میں جناب امیر رض سے
بولے چچا بیٹا یہاں کے ہر ایک راہ گیر سے
پیغام لے کے جاؤ تم اب اس حقیر سے
ناصر حسین بر سر دربار آئے ہیں
مولا رض سے جا کے کہدو کہ ہم گنہگار آئے ہیں

رض

مولائے کائنات نے جب سنا پیام
فرمایا اُس نے دور ہے یہ سے وہ بدلگام
جو میرا نام لے کے ڈبوتا ہے میرا نام
لاکھوں کروڑوں تھوپے ہیں سر میرے اتہام

دل میں بیزار اہل تسنن سے رشک ہیں
آنکھوں میں اسکی صرف مگرمچھ کے اشک ہیں
جاؤ فرشتو لاؤ تم اس نابکار کو
شرمندہ جس نے سب سے کیا خاکسار کو

مشکوک کر دیا ہے میرے اعتبار کو
گالی کا درجہ اس نے دیا چار یار کو
جب سے میں چار یار میں شامل نہیں رہا
تینوں کو مونہہ دکھانے کے قابل نہیں رہا

رض

مولائے کائنات نے جب یہ سنا پیام
فرمایا اُن سے دور سے یہ وہ ہے بدلگام
جو میرا نام لے کے ڈبوتا ہے میرا نام
لاکھوں کروڑوں تھوپے ہیں سر میرے اتہام

دل میں ہزار اہل تسنن سے رشک ہیں
آنکھوں میں اسکی صرف مگرمچھ کے اشک ہیں
جاؤ فرشتو لاؤ تم اس نابکار کو
شرمندہ جس نے سب سے کیا خاکسار کو

مشکوک کر دیا ہے میرے اعتبار کو
گالی کا درجہ اس نے دیا چار یار کو
جب سے میں چار یار میں شامل نہیں رہا
تینوں کو مونہہ دکھانے کے قابل نہیں رہا

سن کے فرشتہ قبلہ و کعبہ تک آ گیا
سرکار ہے یہ آ کے کہا کیوں بے بھیجیا
بہروپیے کے چہرے پہ یہ زہد و اتقاء
چل دیکھو گت بناتے ہیں کرار حیدر کیا

وہ آج تجھ کو قبلہ و کعبہ بنا گئے
دل میرا کہہ رہا ہے کہ مرغا بنائیں گے
~~[illegible]~~

گدی میں ہاتھ ڈال کے ڈھکیلا ملک نے جب
قرأت سے بولے قبلہ و کعبہ ادب ادب
اک مجتہد کے ساتھ یہ اطوار ہیں غضب
اس کے نتیجے تم کو نظر آئیں گے عقب
چھوڑو نماز پڑھ لو اب ذرا مغربین کی
تم کو قسم علیؑ کی حسنؑ کی حسینؑ کی

بولا فرشتہ چل کے وہیں پڑھیے اب نماز
رہتی جہاں تلک آپ کی قسمت میں تھی دراز
افشاء جہاں پہ پہلے تو ہونگے تمام راز
اور اس کے بعد پھر تو جہنم کا در ہے باز
کھولتا ہوا گرم پانی دیا کرینگے ہم تمہیں
مولا نے تم کو چھوڑا تو مارینگے ہم تمہیں
کہنے کو تھے تھرا فرشتے کی شان میں
مولا علی کی آئی صدا اُنکے کان میں
ہوش و حواس اڑ گئے بس ایک آن میں
رعشہ تھا ہاتھ پاؤں میں لکنت زبان میں
اک چیخ سی نکل گئی مولاؑ نے کہا چلے
مجلس میں جو بہاتے تھے آنسو نہ بہہ سکے

مولا رض نے اُن کو دیکھ کے طنزاً کہا جناب
سید ہیں آپ اور بڑے انتساب
ایسے نجس نے ساقیِ تقدیس کا خطاب
تاریک کیوں نہ ہو گیا یہ سن کے آفتاب
سید ہیں جن کے شجرے میں سادہ لکیر ہے
والد کا نام پوچھو تو لفِ حریر ہے
صدیق رض جن کی اطاعت [illegible] دم بھرا
فاروق رض جن سے ربط محبت رہا سدا
عثمان رض جن کا جام وفا میں نے خود پیا
لعنت اور اُن کی شان میں مردود بے حیا
وہ لعنتیں ہیں تیری ہی فردِ حساب میں
اب دیکھنا کہ پھنستا ہے کیسا عذاب میں

پیغمبر خدا کا بنایا مجھے وصی
بلکہ خدائے پاک نے مجھکو کیا ولی

ترتیب پھر سے بزم خلافت کی تونے دی
کیا حق تھا اس کا تجھکو بتا تو مجھے شقی

مجھکو خلیفہ تونے بلا فصل کر دیا
اسلام کو بھی بھانڈوں کی ریت نقل کر دیا

وہ قوم جس کا نام ہے شیعان مرتضیٰ
سچ پوچھئے تو ہیں وہی اعدائے مصطفیٰ

قرآن پر بھی ان کو بھروسا نہیں رہا
اور دل میں یہ بھی شک ہے کہ سنی نہ ہو خدا

ایمان بے ایمانی ہے لب پر تبرا ہے
مذہب یہی ہے اور یہی روز مرا ہے

زانی ہیں اور متعہ کا

زانی ہیں اور متعہ کا حامل جواز ہے
امکانِ ہر گناہ تقیہ کا راز ہے
ہر رو سیاہ انکے یہاں پاکباز ہے
اسلامیوں سے مختلف انکی نماز ہے
پڑھتے تو ہیں نماز مگر ہاتھ چھوڑ کے
مذہب کو ختم کر دیا گردن مروڑ کے

ہمشیر نے متعہ کیا اور بھائی سرخرو
خم غدیر میں جو ہے وہ ہے آبرو
عظمت لٹائی جاتی ہے ہر رات کو بکو
اپنی کہاں ہے ناک ہمیں نہیں اسکی جستجو
کٹوا کے ناک اور بھی بے باک ہو گئے
غوطہ غلاظتوں میں کیا پاک ہو گئے

پوچھے جو تو انکی محرم میں عید ہے
کھانے کو پلاؤ تبرک مزید ہے
دس روز گھر میں چولھا جلے یہ بعید ہے
رزاق اس زمانے میں انکا یزید ہے
شمر لعین شیعوں پہ احسان کر گیا
روٹی کا کیا پلاؤ کا سامان کر گیا
کھاتے ہیں یہ پلاؤ کہ بھوکے رہے امام
شربت یہ پی کے کہتے ہیں پیاسے تھا آل تشنہ
پانی کی بوند بوند رہی آپ پر حرام
اے مومنو! اُٹھاؤ یہ شربت کا مجھکو جام
خود تم بھی پی کے یاد کرو پیاس امام کی
پیاسو سبیل ہے یہ روافض کے کام کی

لرزاں تھے قتل ہونیکے ڈر سے مومنین
کہتے تھے دل میں پہنچے وہی نکلے جو تھے یقین
تھا سر پہ آسمان نہ پاؤں تلے زمین
جو دیکھتے تھے اس پہ نہ آتا تھا یقین
لاحول کہہ کے اٹھایا جو پائے فرار کو
آواز آئی لینا تو اس نابکار کو
ہر سمت سے فرشتوں نے محصور کر دیا
ناصر حسین قبلہ کو مجبور کر دیا
عمامہ سر سے نوچ کے جبہ دور کر دیا
دو چار ہاتھ جھاڑ دیئے چور کر دیا
اب تو تمام نشۂ تقدس تھا ہرن
ہوا
رخصت ہوا خضاب سے اُنکا خضاب بین

رو کر کہا دہائی ہے آقائے ذی حشم
اپنے ہی نام لیوا پہ یہ ظلم یہ ستم
ہم نے حضور ہی کے لئے سب اٹھائے غم
اس سمت کل جہاں تھا اس سمت صرف ہم
~~انصاف کر کے دیکھو خلافت کے تاجدار~~
جب آپ کی طرف سے صلہ ہم یہ پائیں گے
مولا رض مدد کے واسطے کس کو بلائیں گے
انصاف کر کے دیکھو خلافت کے تاجدار
حسنین رض کے ہم ہیں تو ہیں دنیا میں سوگوار
اولاد تھی وہ آپ کی اور ہم تھے مگر
تا عمر اپنے سر پہ محرم رہا ہوا
کوئی خوشی منائی نہ اس غم کے جوش کے
عیاشیاں بھی کر سکتے تھے ہم ہمیشہ دوش کے

سمجھے تھے دل میں ساقیٔ کوثر کے ہیں غلام
قبضہ میں جن کے گلشن فردوس ہے تمام
مرنے کے وقت لب پہ رہا آپ ہی کا نام
کہتے تھے آپ آئینگے کوثر کا لے [illegible]

اس جام کی جگہ ہمیں جوتے نصیب ہیں
اپنوں سے آپ کے یہ طریقے عجیب ہیں
خیبرشکن نے تانیکے غصہ سے [illegible]
الزام مجھکو دیا ہے مردود بے حیا
باغی ہے چار یار کا پھر مجھ سے دور [illegible]
میں تجھ سے دور دور رہوں اور مجھ سے تو [illegible]
میں چاہتا نہیں کہ رہوں تجھ سے ہمکلام
جا آج سے بنیگا جہنم تیرا مقام

من کر فرشتے قبلہ و کعبہ کو لے چلے
پہلے نکالے فرشتوں نے اپنے حوصلے
جھاڑ پڑ ادھر ادھر سے پڑے پھر نیچے تلے
تا آنکہ سہہ سکے نہ اُٹھنے لگے اُنکے بال
جیسا چھدک اُٹھا کہ جہنم قریب تھا
سرکار بد حواس تھے عالم عجیب تھا
مالک سے جا کے بولے ملک لیجئے جناب
مولا علیؑ نے کر دیا طے انکا سب حساب
یہ رافضی ہیں انکا مقرر ہے جو عذاب
اس میں کمی نہ ہو یہ ہے حکم بو ترابؑ
دوزخ کے نچلے طبقے میں انکو جلائیے
ایندھن کے کام قبلہ و کعبہ کو لائیے

دوزخ کے شعلے جو تن سے ہو گئے بلند
جیسے غذا کسی کو ملے من کی دلپسند
دوزخ کا پیٹ بس گندی کو آیا تمام گند
بولا جہنم آ مرے فرزند ارجمند

سرکار میکدے پہنچے تو گل لالہ بن گئے
پھر رفتہ رفتہ شعلۂ جوالہ بن گئے

ختم شد